سوچنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ تربیت گاہ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسان پوری دینی فضا میں کچھ وقت گزارے گا تو دین اس کے اندر استحکام حاصل کر لے گا۔ اور جب وہ اپنے ماحول میں واپس آئے گا تو اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ اب غیر دینی ماحول میں صحیح زندگی گزارے گا۔

جن مصلحین نے بھی انسانوں کی اصلاح کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا، وہ بتاتے ہیں کہ جب لوگوں کو ان کے ماحول سے نکال کر دینی فضا میں رکھا گیا اور وہاں ان کے اوپر تعلیم وتربیت کا کام کیا گیا تو وہ بہت موثر ثابت ہوا۔ بے نمازی، زکوٰۃ نہ دینے والے، لڑائی جھگڑا کرنے والے، اور بدکاریوں میں لت پت نکلے اور واپسی پر وہ اس قدر تبدیل ہو چکے تھے کہ لوگ حیران ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ ایسی بھی مثالیں ہیں کہ بعض لوگ شراب کی بوتلیں ساتھ لے کر نکلے کیونکہ انھیں اصرار تھا کہ ہم شراب کو چھوڑ نہیں سکتے، مگر دینی ماحول میں شب وروز گزارنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ خود اپنے ہاتھ سے انھوں نے شراب کی بوتلیں توڑ ڈالیں اور تائب ہو کر مسلمان کی سی زندگی گزارنے لگے۔

المورد نے اپنے دعوتی کاموں میں ان تینوں باتوں کو بھی اختیار کر لیا ہے۔ ابھی اس ضمن میں کام کا آغاز ہے۔ فی الحال وسائل کی کمی کی وجہ سے یہ کام بھرپور طریقے سے نہیں کیے جا سکتے۔ مگر ان کی اہمیت کے پیش نظر ہم نے کام کی ابتدا کر دی ہے۔ جو لوگ ان کاموں میں کسی بھی حوالے سے شریک ہونا چاہیں، وہ راقم کے ساتھ رابطہ کر لیں۔ بچوں کے لیے نعیم احمد بلوچ صاحب اور خواتین کے لیے کوکب شہزاد صاحبہ کام کریں گی۔

——— محمد بلال

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

تخلیق زوجین

قرآن مجید کی سورۂ ذاریات میں ہے:

''اور آسمان کو ہم نے اپنی قدرت سے بنایا اور ہم وسیع القدرت ہیں۔ اور زمین کو ہم نے فرش کی طرح بچھایا سو ہم کیسے اچھے بچھانے والے ہیں۔ اور ہم نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا بنایا تاکہ تم نصیحت حاصل کرو تو اللہ ہی کی طرف دوڑو۔ میں تمھیں اللہ کی طرف سے واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں۔ اور اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود مت قرار دو۔ میں تمھیں اللہ کی طرف سے واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں۔''

یہ مضمون قرآن مجید میں بہت دفعہ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو انسان کی افزایش کے لیے سازگار بنایا اور اس کی

نشوونما کے لیے موزوں حالات مہیا کیے۔ان آیات میں انسان پر کی جانے والی انھی نعمتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ان نعمتوں سے مستفید ہونے والے ہر ذی عقل انسان پر فرض ہے کہ وہ اپنے مالک اور منعم اللہ کی طرف لپکے اور اس کی الوہیت میں کسی کو شریک نہ کرے۔تخلیق کے عمل کا خاصہ ہے کہ یہ نر اور مادہ دونوں کے وجود کا محتاج ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ تمام حیوانات و نباتات میں زوجین پائے جاتے ہیں۔ان کے بغیر کسی ذی روح کی نسل برقرار رہ سکتی ہے نہ آگے چل سکتی ہے۔مخلوقات کے برعکس اللہ تعالیٰ زوج اور مثل سے بے نیاز ہے۔کسی نے اس کو جنا، نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔وہ آپ سے موجود ہے اور از خود ہمیشہ رہے گا۔

یہ بات قابل غور ہے کہ زوجین کے ذکر کے فوراً بعد اللہ کی طرف لپکنے کا حکم ارشاد ہوا ہے۔گویا زوجین کا پایا جانا، ان کا باہم تعلق اور اس تعلق سے دنیا کی زندگی کا تسلسل ایسی بڑی نشانی ہے کہ اس پر غور کرنے سے خالق حقیقی تک پہنچا جا سکتا ہے۔آیا دنیا میں ایسا ہی ہوتا ہے؟اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ جنس (Sex) اللہ کے احکام سے بے اعتنائی کا بڑا باعث بن گئی ہے۔ جنس مخالف کی طرف میلان اور دونوں جنسوں کے ملاپ سے جنم لینے والی اولاد سب اللہ سے غافل کر دیتے ہیں۔ایسا کیوں ہے؟اس کی وجہ کائنات کی کاری گری کے فہم سے محرومی ہے جو فوری لذتوں میں منہمک ہو جانے سے جنم لیتی ہے۔انسان حال کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں اپنی توانائیاں صرف کر دیتا ہے اور مستقبل کی زندگی کا سامان نہیں کرتا۔یہ سمجھ لیا جائے کہ زوجین نسل حیوانی کی بقا اور دنیا کی گہما گہمی برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہیں تو اپنے اصل مقصد کی طرف نگاہ رکھنا ممکن ہو جاتا ہے۔

زوجین معنوی اشیا میں بھی پائے جاتے ہیں۔رات کے مقابلے میں دن ہے۔آسمان زمین پر سایہ فگن ہے۔سیاہی و سفیدی، صحت و مرض اور کھرا کھوٹا ایک دوسرے کی شناخت کراتے ہیں۔زوجین کا تضاد ایسی خاصیت ہے جس سے صحیح و غلط کی تمیز ہو جاتی ہے۔اسی تضاد سے گم راہی کے مقابلے میں وحی کا حق ہونا سمجھ میں آ جاتا ہے۔کاش ہم زوجین کے اس سلسلے میں اپنی رہنمائی پا لیں اور ہم میں بھی اللہ کی طرف لپکنے کی خواہش پیدا ہو جائے۔

——— محمد وسیم اختر مفتی

ہانس کا سبق

پچھلے دنوں ایک حادثے میں میری ہنسلی کی ہڈی (Clavicle) ٹوٹ گئی۔مجھے جسمانی تکلیف کا تو سامنا کرنا پڑا پر میرے لیے زیادہ تکلیف کی بات یہ تھی کہ میری روزمرہ کی سرگرمیوں میں رکاوٹ آ گئی۔میں نے اپنے معمولات ترک نہ